مواعظ حسینیہ

خطبات جمعہ مجدد الشریعۃ محیی الملۃ آیۃ اللہ العظمٰی سید دلدار علی غفران مآبؒ

قسط۔۱

مترجم: جناب محمد صادق خان صاحب جونپوری

جمیع محامد و صنوف ستایش جناب واحد احد را سزا است کہ صفت تجرد و انفراد را بحضرت قدس خود اختصاص فرمود و رنگ شوایب تعدد و کدورات کثرت را از مراتب صمدیت و جلال خویش زدود۔ نظام اکمل عالم بر وحدتش گواہ است۔ و عندلیب وضع روزگار مترنم بنوای لا اِلہ اِلّا اللہ است۔ افتقار عالم امکان دلیل بی نیازی اوست۔ حدوث عالمیان وجہ لا یزالی او۔ حسن ترتیب مصنوعات، مفخم زنادقہ مضلین است۔ و تجدد کائنات یوماً فیوماً موجب تلجلج لسان متقی۔ زہی خداوند عز وجلال و صاحب وصف و کمال، مقربان در گاہ احدیتش در مقام ثنا و ستائش او اعتراف معجز نمودہ اَللّٰھُمَّ لا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ فرمودہ اند۔ راوی مراتب حمد و ثنای کما حقہ را بقول است کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ مَاُ کُول بذات پاك او نمودہ اند۔ پس ہمان بہتر کہ عنان شبدیز قلم را از وادی نا متناہی منعطف ساختہ بتصلیہ وتسلیم جناب سَیِّدُ الْمُرسَلِین صَلَّی اللہُ

ہر قسم کی تعریف اس خداوند متعال کیلئے سزاوار ہے، جس نے صفت تجرد وانفرادیت کو اپنی مقدس ذات سے مخصوص کر دیا ہے۔ کثرت و تعدد کے وہم و شائبہ کو درجہ صمدیت و جلالت سے دور رکھا ہے۔ دنیا کا مکمل نظام اسکی وحدت و یکتائی پر گواہ ہے۔

وضع زمانہ کی بلبل صدائے لا اِلہ اِلّا اللہ سے مترنم ہے۔ عالم امکان کا فقر و افتقار اسکی بے نیازی پر دلیل ہے۔ کائنات کا حدوث اسکی ابدیت پر شاہد ہے۔ کائنات کا نظم و ضبط گمراہ ملحدین کو لاجواب کرنے والا ہے۔ روز بروز کائنات کی نیرنگیوں نے انسان پارسا کی زبان میں لکنت پیدا کر دی ہے۔

کیا کہنا خداوند عزیز، صاحب وصف و کمال کا! اسکی بارگاہ کے مقربین نے بھی حمد و ثناء کی منزل میں عاجزی کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا ہے: اَللّٰھُمَّ لَا اُحْصِی ثَنَاءَ علیکَ۔ خدایا میں تیری حمد و ثنا کا احصاء نہیں کر سکتا۔ درجات حمد و ثنا کو کماحقہٗ بیان کرنے والے نے بھی یہی کہا ہے۔ ایسی حمد و ثنا جو اس نے اپنی ذات کیلئے بیان کی ہے۔ اس کی ذات سے ممکن ہے۔

پس بہتر یہی ہے کہ عنان شبدیز قلم کو وادی لامحدود سے موڑ کر، جناب سَیِّدُ الْمُرسَلین صَلَّی اللہُ

عَلَيهِ وَ آلِهِ الْمُكَرَّمِيْن و حضرات ائمه معصومين صَلَوَاتُ اللّهِ وَ سَلَامُه عَلَيْهِم أَجْمَعِيْن پردازد۔ و بصيقل نعت شمش فلك رسالت و مناقب اقمار امامت و هدايت قلوب مستمعين را روشن سازد و ضروب تحيت و اكرام و صنوف صلوة و سلام نثار روضه مقدسه سيد انام و مشاهد آل اطهار عليهم السلام باد كه مراكز دواير امكانند۔ و مجاور افلاك كون و مكان۔ مناشي ايجاد عالمند و ارواح بني آدم شيرازه جمعيت اوراق كائنات اند و سرخيل كاروان موجودات۔ زهي صاحبان فضل و شرف كه سر گزشتگان وادي ضلالت ،بكلمات هدايت سمان ايشان بشاهراه منزل مقصود مي توانند رسيد و گرفتاران گرداب هواهاي نفساني بدستگيري مواعظ حسنه ايشان واصل بساحل نجات ميتوانند گرديد۔ و اخبار هدايت آثار حضرتشان در حقيقت ،رشحات فيضي است كه نباتات پژمرده دلان را سرسبز و شاداب مي سازد۔ و ناله ايست كه واماندگان كاروان بندگي را بسر منزل نجات ميرساند۔ موعظه بالغه شان،در ديده خواب آلودگان بي خبري ،نمك مي پاشد۔ نسايم جان فزاي نصايح شان،مدهوشان باده غفلترا بهوش مي آورد۔ اما بعد تراب اقدام علماي دين و كمترين منتسبان خاندان جناب امير المومنين ،سيد دلدار علي بن سيد محمد معين الهندي

عَلَيهِ وَ آلِهِ الْمُكَرَّمِين اور ائمہ معصومین صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ سَلَامُه عَلَيهِم اجْمَعِين پر درود و سلام بھیجنے میں مصروف کرے۔ اور آسمان رسالت کے آفتاب کی نعت و توصیف اور ہدایت و امامت کے جو چاند ہیں ان کے فضائل و مناقب کے ذریعے سامعین کے دلوں کو روشن کریں۔

ہر طرح کا اکرام و تحیت ،درود و سلام سردار خلق کے روضہ اور آل اطہار علیہم السلام کے مشاہد پر نثار ہوں، جو دائرہ امکان کے مراکز ،افلاک کون و مکان کے مجاور ،عالم ایجاد کے منشاء و سبب، بنی آدم کی ارواح ،اوراق کائنات کا شیرازہ، کاروان موجودات کے امیر ہیں۔ کیا کہنا ان صاحبان فضل و شرف کا کہ ان کے ہدایت آمیز کلمات کے ذریعے، وادی ضلالت میں بھٹکنے والے منزل مقصود کی شاہراہ پر پہونچ سکتے ہیں۔

اور ہوائے نفسانی کی گرداب میں پھنسے ہوئے لوگ ان کے مواعظ حسنہ کی مدد سے ساحل نجات پر آسکتے ہیں۔ اور ان کے ہدایت بخش اخبار و احادیث درحقیقت ایسے فیض رساں قطرات ہیں جو پژمردہ نباتات (پودوں) کو سرسبز و شاداب کر دیتے ہیں۔ اور ایسا راہنما جو درماندۂ کاروان بندگی کو منزل نجات تک پہونچاتا ہے۔ ان کا بلیغ وعظ ، بے خبری کی نیند سونے والوں کی آنکھوں میں نمک چھڑکتا ہے۔ ان کی نصیحتوں کی جان فزا نسیم، بادۂ غفلت کے مدہوشوں کو ہوش میں لاتی ہے۔

اما بعد علماء دین کے قدموں کی خاک ،جناب امیر المومنین کی طرف منسوب یہ کمترین سید دلدار علی ابن سید

النصیرآبادی موطناً و اللکھنوی مسکناً، تجاوز الله عن سیئاتهما و حشر هما الله مع اجدادهما المعصومین صلوات الله علیهم اجمعین بموقف عرض برادران ایمانی و دوستان روحانی میرساند که بر ضمایر نیره خلص ظاهر و روشن و نزدیك صاحبان عقل سلیم ثابت و مبرهن است که جناب حکیم علی الاطلاق نظام عالم انسان را که انموذج عالم امکان است مبتنی بر اجتماع و تالیف نمودن و آراستگی حسن معاش و معاد را در لباس و داد و ایتلاف فرموده و معلوم است که هر قدر که این اجتماع و موانست بدرجه کمال خواهد رسید،نظام عالم انسان باحسن وجوه در مراۃ ظهور جلوه گردید و از اینجاست که جناب حق سبحانه و تعالی بندگان خود را از شیوه اختلاف و افتراق نهی فرموده:

حَیثُ قَالَ وَ لَا تَکُوْنُوا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآئَتْهُمُ الْبَیِّنَاتُ اُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ و باجتماع بحق امر فرموده،جائیکه که می فرماید:اِ تَّقُوا اللهَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ و چونکه اجتماع خلایق بر نهج مخصوص که متضمن مصالح دنیوی و اخروی باشد، وعاری از مفاسد آن در هر وقت و بهر

محمد معین ہندی ، باعتبار وطن نصیر آبادی اور باعتبار رہائش لکھنوی (خدا دونوں کے گناہوں سے درگزر فرمائے اور اجداد معصومین علیہم اسلام کے ساتھ محشور فرمائے۔) برادران ایمانی اور دوستان روحانی کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ مخلصین کے روشن دلوں پر ظاہر و روشن، اور صاحبان عقل سلیم کے نزدیک ثابت و مدلل ہے کہ خدائے حکیم مطلق نے نظامِ عالم انسانی کی بنیاد جو عالم امکان کا نمونہ ہے، معاشرت و یک جہتی اور معاش و معاد کی حسن و آراستگی پر رکھی ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہے کہ اجتماع و موانست جس قدر درجہ کمال پر پہنچتے جائینگے ، اسی مقدار، عالم انسان کا نظام بھی بہتر ہوتا جائیگا۔ یہی وجہ ہے کہ خداوند سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں کو اختلاف وافتراق سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

''ان لوگوں کے مانند نہ بنو جو روشن دلیلوں کے آنے کے بعد ، افتراق و اختلاف کا شکار ہو گئے، ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔''

اور اچھے معاشرے (سماج) کے سلسلے میں ارشاد فرمایا ہے :''تقوای الٰہی اختیار کرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ۔''

اور چونکہ بندوں کا ایسا معاشرہ جو مخصوص طریقے پر دنیوی اور اخروی مصالح پر مشتمل اور مفاسد سے خالی ہو، ہر وقت اور بہر صورت اس کا حصول ممکن ہے، اس لئے رحمت و رافت کی بنا پر جو بندوں کی حالت پر کرتا رہتا ہے، اس قسم کے معاشرے اور سماج کو، وجوب نماز جمعہ کی مصلحتوں اور استحباب جماعت کو جو کہ جامع متفرقین ہے،

تقریب ممکن الحصول است لهذا جناب مالك الرقاب از غایت رحمت و رافت که بحال بندگان دارد، اجتماع کذائی را از جمله غایات و مصالح وجوب نماز جمعه و استحباب جماعت، که جامع المتفرقین است، بر احسن آئین گردانیده، و در باب اهتمام این هر دو امر بأنواع ترغیبات و ترهیبات تاکیدات نموده. فقال و قوله الحق:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ. وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ. وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ. فَإِنَّ الْمَشْهُورَ بَيْنَ الْأَصْحَابِ أَنَّ الْمُرَادَ بِهِ الصَّلٰوةُ مَعَ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ.

و از آنجا که در این ظلمتکده هندوستان از بدو اسلام تا قبیل هذا الزمان اکثر مشاعر اسلام سیما نماز جمعه و جماعت بر طبق طریق جناب خیر الانام و اهلبیت کرام علیهم الصلوٰة و السلام بظهور نپیوسته و بسعادت ترویج این امر جلیل ایشان از ره گذر استیلای سلاطین اهل جور و طغیان کسی از امرای عظام امامیه فایز نگشته، لهذا بسیاری از عوام

بہترین آئین قرار دیا ہے۔ اور ان دونوں کے حکم کی اہمیت کے سلسلے میں طرح طرح کی ترغیب و تاکید فرمائی ہے۔

لهذا فرمایا اور اس کا قول حق ہے۔

ترجمہ: ''اے صاحبان ایمان! جب بروز جمعہ نماز کیلئے پکارا جائے تو ذکر خدا کی طرف بڑھو (دوڑو)، اور خرید و فروخت کو ترک کردو۔ یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔''

ترجمہ: اے ایماندارو! تمھارے مال اور تمھاری اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ گھاٹے میں رہینگے۔

ترجمہ: اور پابندی نماز ادا کرو اور زکات دیا کرو اور جو لوگ (ہمارے سامنے) عبادت کے لئے جھکتے ہیں اُنکے ساتھ تم بھی جھکا کرو۔ اصحاب میں یہ بات مشہور ہے کہ ان آیتوں سے نماز جماعت مراد ہے۔

ہندوستان کے ظلمتکدہ میں، اسلام کے آنے سے لیکر آج تک، اسلام کے اکثر احکام خاص کر نماز جمعہ و جماعت، جناب خیر الانامؐ اور اہل بیت کرامؑ کے طریقے پر نہیں ہوئی تھی۔ ظالم حکمرانوں کی حکومت کی وجہ سے، ائمہ معصومینؑ کے طریقے کی ترویج کا شرف کسی بھی نواب یا راجہ کو نہیں ملا اور اسی وجہ سے بہت سے جاہل لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اس مذہب حنیف، یعنی مذہب امامیہ میں یہ عمل جائز نہیں ہے۔

كالانعام مخالفين را گمان اين بود كه در اين ملت حنيفيه اعنى مذهب اماميه چنين سنت سنيه روا نيست، و نظر باين در مجالس و محافل خود نشسته زبان طعن بر مذهب اهل حق دراز ميكردند و جهال شيعه پى بحقيقت حال نبرده، منشا اهمال اين امر خير را عدم حضور معصوم ميدانستند و بمقتضاى اينكه الجاهل اما مفرط او مفرّط، مرتبه امام جماعت و جمعه را تالى مرتبه امام اصل مى انگاشتند. و پاره اى از خواص مؤمنين كه در اين سرزمين از گوگرد احمر كمياب ترند، مشاهده افراط و تفريط اين هر دو فريق نموده براى انحلال اين عقده مشكل از جناب حق سبحانه و تعالىٰ مسئلت مينمودند. تا آنكه در عهد و آوان سعادت توامان، آصف جاه سليمان شان، رافع لواى دين و دولت، موسس اساس كيش و ملت، محيى مراسم شرع مبين، مروج مذهب ائمه طاهرين، قطب فلك اقتدار، مركز آسمان عدالت و وقار، باسط بساط امن و ايمان، رافع رايات عدل و احسان، الامير الافخم و الوزير الاعظم، معدن الجود و الامتنان، منبع فيض و الاحسان، جناب نواب مستطاب معلا القاب، فلك جناب، عالى حضرت، خورشيد منزلت، عمدة الملك، مدار المهام، رستم هند، يار

اور اس صورت حال میں، وہ اپنی مجلسوں اور محفلوں میں بیٹھ کر اہل حق پر طنز کرتے تھے۔ شیعہ قوم کے جاہل لوگ حقیقت کو سمجھ نہیں سکے اور اس امر خیر میں کوتاہی کی وجہ، امام معصوم کی عدم موجودگی جانتے تھے۔

اور کیوں کہ جاہل لوگ یا زیادتی کرتے ہیں یا کمی کرتے ہیں، اس لیے امام جمعہ و جماعت کے مرتبہ کو امام معصوم کے مرتبے کے برابر سمجھتے تھے۔

کچھ مومنین، جو اس سرزمین پر گوگردِ احمر سے زیادہ کمیاب ہیں، ان دوگروہوں کے افراط و تفریط کو دیکھتے، اور اس مشکل کے حل ہونے کے لیے خدا سے دعا مانگتے تھے۔

یہاں تک کہ آصف جاہ، سلیمان شان، رافع لوای دین و دولت، شریعت کی بنیادوں کے بانی، شرع مبین کے احکام کے زندہ کرنے والے، ائمہ اطہارؑ کے احکام کے پھیلانے والے، فلک اقتدار کے قطب، آسمان عدالت و وقار کے مرکز، باسط بساط امن و ایمان، عدل و احسان کے علم بردار، امیر افخم، وزیر اعظم، معدن جود و سخا، منبع فیض و احسان، جناب نواب مستطاب، معلّیٰ القاب، فلک جناب، عالی حضرت، خورشید منزلت، عمدۃ الملک، مدار المہام، رستم ہند، یار وفادار، سپہ سالار، اعتماد الدولہ، آصف جاہ، برہان

وفادار، سپه سالار اعتماد الدولة ،آصف جاه، برهان الملك ،صفدر جنگ ابو المنصور خان شجاع الدولة ،وزیر الممالك آصف الدولة یحییٰ خان بهادر وزیر جنگ خلد الله ظلاله و ادام الله اقباله، نسیم اقبال و کامرانی بر گلشن آمال و آمانی وزید و همت عالی متعالی جناب فیضمآب بر اعلان آن کلمه دین و ترویج ائمه معصومین صلوات الله علیهم اجمعین مصروف و معطوف گردید۔ در خاطر عاطر چنان تصمیم یافت که من بعد بر خلاف ازمنه ماضیه نماز جمعه و جماعت بر طبق طریق اهلبیت عصمت و طهارت منعقد شده باشد و اجر جزیل و ثواب جمیل عاید بحال فرح مآل جناب عالی متعالی می شده باشد و هر گاه که بر خاطر صفا مظاهر عالیحضرت باحسن وجه ظاهر و روشن و ثابت و مبرهن بوده که جناب نواب مستطاب ،ملجا سادات و مؤمنین،زنگ زدای آئینه دین مبین،فایض زمان،معدن جود و احسان نواب سرفراز الدولة،بهادر ناظم الملك حسن رضا خان بهادر ظفر جنگ دام اقباله در باب اعلان کلمه دین و ترویج مذهب جناب ائمه معصومین صلوات الله و سلامه علیهم اجمعین، از همه ارکان دولت و مقربان حضرت ممتاز اند و بشرف چنین صفت حمیده نعمت پسندیده از

الملک ،صفدر جنگ ابو منصور خان ،شجاع الدولہ، آصف الدولہ ،وزیر الممالک ،یحییٰ خان بہادر ،خلد اللہ ظلالہ و ادام اللہ اقبالہ کے دور میں، گلشن آمال و آمانی میں نسیم اقبال و کامرانی چلی اور ہمت عالی متعالی جناب فیض مآب اُس کلمہ دین کے اعلان اور ترویج میں مصروف و منہمک ہوئی۔

اور انھوں نے یہ فیصلہ لیا کہ مِن بعد، گذرے ہوئے زمانے کے برخلاف نماز جمعہ و جماعت طریقہ اہلبیت پر انجام پائے۔ اور اس کا اجر و ثواب جناب والا کو پہنچے۔

اور عالی جناب کے ذہن میں اچھے طریقے سے یہ بات واضح تھی کہ جناب نواب مستطاب ،سادات و مومنین کی پناہ گاہ ، دین مبین کے آئینہ کی گرد صاف کرنے والے ، جود و احسان کے معدن ، سرفراز الدولہ بہادر ناظم الملک حسن رضا خان بہادر ظفر جنگ دام اقبالہ ، ائمہ معصومین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے مذہب کی ترویج میں ، باقی اراکین حکومت اور مقربان حضرت میں ممتاز ہیں۔

اور اس اچھی صفت اور پسندیدہ نعمت میں اپنے تمام ساتھیوں سے مستثنیٰ ہیں۔ لہذا اس جلیل القدر امر کے اجرا کے لئے ، جناب مستطاب چنے گئے اور اللہ

میان کافه اقران و اماثل خویش مستثنیٰ و
سرفرازند.لهذا حکم اقدس والا در باب
تمشیت این امر جلیل القدر بجناب فیضماب
ما اختصاص یافت.و حق سبحانه و تعالیٰ بعد
از این که باکثری از مناصب جلیله دنیویه
جناب ولی نعمت را اختصاص داده
بود،بسعادت مناصب دینیه هم فایض
ساخت.و له الحمد علی ذلك و از آنجا که فقیر
ازمدت مدید در ظل عاطفت جناب نواب
فیضدرجت برفاهیت تمام بسر میبردو از
مواعید انعام و احسان ایشان بهره مند
میگرددو داعی دولت خود را تکلیف امامت
جماعت و جمعه نمودندو استدعای تحمیل
چنین بارگران را از اضعف عباد الله
فرمودند.عاصی نظر بافراط و تفریطِ ابنای
زمان در امتثال امر ولی النعم و الاحسان می
اندیشد تا اینکه در این لیت و لعل مدت
مدید منقضی گردید.عاقبت الامر چون
عزم مسطور در دل خورشید منزل تصمیم
یافت و پرتو آن بر در و دیوار شرع و آئین
تافت،تکلیف و استدعای مذبور باصرار
رسید و تقاعد من بعد آن منجر بکفران حق
نعمت و احسان می گردید،باخود فکر نمودم
که الحال اسعاف مسئول بر وجه مامول
بظهور نیاید،مظلمه اهمال امرخیر کذائی با
ضمیمه کفران باینصورت عاید گردید.لهذا
در ۱۲۰۰ھ در روز جمعه بتاریخ سیزدهم ماه

تعالیٰ نے ولی نعمت کو مختلف دنیوی بڑے مناصب سے
سرفراز کرنے کے بعد، مناصب دینیہ کی سعادت سے بھی
نوازا۔

اور چونکہ یہ حقیر مدت مدید سے جناب نواب
صاحب کے سایہ رحمت میں بڑے آرام سے بسر کر رہا
تھا، اور ان کے انعام واکرام سے بہرہ مند ہو رہا تھا، لہٰذا اس
اضعف العباد کو اس بار گراں اٹھانے کو کہا اور امام جمعہ و
جماعت کی ذمہ داری میرے کاندھوں پر ڈالی۔

حقیر نے ابنائے وقت کے افراط وتفریط کو مدنظر
رکھتے ہوئے، ولی نعمت کے حکم کی بجاآوری کے سلسلے میں
تامل کیا اور اسی پس وپیش میں ایک عرصہ گذر گیا۔

آخر کار جب جناب والا نے عزم بالجزم کرلیا، اور
اس نور کی کرنیں مذہب وشریعت کی در و دیوار پر پڑنے
لگیں، اور ان کی استدعا اصرار کی حد تک پہونچی۔اس کے
بعد میرا تامل کرنا، کفران نعمت کے برابر تھا۔لہٰذا میں نے
سوچا کہ اگر امید کے مطابق ذمہ داری پوری نہیں
کرتے، تو اس امر خیر میں سستی کے گناہ اور کفران نعمت
کی سزا مجھے ملے گی۔اسی لئے سن ۱۲۰۰ھ ہجری، بروز
جمعہ، بتاریخ ۱۳/ رجب، جو کہ بنا برشہرت، امام علی علیہ
السلام کی ولادت کی تاریخ ہے، دولت کدہ ولی نعمت پر،
عالی حضرت، خورشید منزلت، جناب نواب وزیر الممالک

رجب که بنابر اشهر روز مولود جناب امیرالمومنین صلوات الله علیه و آله اجمعین است،در دولت خانه ولی نعمت بصحبت عالی حضرت خورشید منزلت، جناب نواب وزیر الممالك دام اقباله و جناب رفیع درجت عالیمرتبت ولی نعمت و با جماعت مومنین نماز ظهر و عصر را واقع ساخت۔ و بتاریخ بست و هفتم ماه مسطور که روز مبعث جناب سید المرسلین صلی الله علیه و آله المعصومین باشد، سعادت نمازجمعه را دریافت۔ و ظهور این امر سعادت اثر در نظر عوام بسیارعظیم نمود ،و هر یك از نااهل،زبان باظهار مطاعن اهل حق گشود۔فقیر با خود تامل نمود که اگر الحال بالمرّه از جواب ایشان اعراض نموده میشود،خوف آنست که حق بالکلیه بر طرف شودو وهن دربنیان و ارکان ایمان راه یابد،لهذا بالضرورة با وجود عدم لیاقت و بدون سبق معرفت باداب مواعظه ارباب علم و حکمت بنیت تاسی اهل عصمت و طهارت بعد از نماز جمعه پاره از کلمة الحق اظهار میکرد۔ و گاهی این مرحله مرد آزما را مقتضای جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ بقدم سعی رفع شبهات مجادلین می پیمودو گاهی بمصداق اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، گم گشتگان بادیه ظلالت وحیرت را بشاهراه عقاید مذهب اهل

(آصف الدولۃ) دام اقبالہ اور مؤمنین کی جماعت کے ساتھ نماز ظہر وعصر ہوئی۔

اور اسی مہینے کی ۲۷ تاریخ کو، جو کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا دن ہے، نماز جمعہ پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔

نماز جمعہ کی بنا وقیام عوام کو بہت عجیب لگا، اور ہر کس وناکس، اہل حق پر تنقید کرنے لگا۔ حقیر نے یہ سوچا کہ اگر اس وقت ان کا جواب نہیں دیا جاتا ہے، تو اس بات کا خوف ہے کہ حق بالکل ختم ہوجائے، اور ایمان کی جڑوں میں خلل پڑے۔ لہٰذا ضرورتاً، بےلیاقتی اور آداب وعظ ونصیحت سے ناواقفیت کے باوجود، اہل بیت عصمت وطہارتؑ کی تاسی کی نیت سے، بعد نماز جمعہ کچھ حقائق بیان کرنے لگا۔

اس سخت مرحلہ میں، کبھی بمقتضای جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ، مخالفین کے شبہات کو دفع کرنے کی کوشش کرتا۔

اور کبھی اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ کے مصداق، وادی ضلالت کے گمراہوں کو مذہب حق کی شاہراہ پر لاتا۔ کچھ ہفتے اسی طرح گذرے۔ اور بحمد اللہ وہ وعظ جو دل کی گہرائیوں سے نکل رہے تھے، خواص اور عوام میں مقبول ہوئے۔

حق دلالت می نمود۔ تا اینکه چون چند اسبوع بدینحال گزشت و بحمد الله تعالی مواعظی که از صمیم قلب بظهور می پیوست مقبول خواطر خواص و عوام گشت۔

جمعی از برادران اینمعنی استدعای تالیفات مسودات نمودند و آنچه که در اثنای هفته بقید قلم می آمد استکتاب میفرمودند و چون اسعاف مسئول و انجاح مامول گردید بافضایل الهی بعد اندک زمانی کتابی در نظرها پدید آمد بغایت شافی و وافی و انموذجی بظهور آمد بسیار حاوی و کافی مشتمل بر بسیاری از مسایل اصول و فروع دین۔ هر مسئله مقارن باستدلال و تحقیق مقام به احسن آئین هر گاه که بنای این همه خیرات از محض توجه خاطر ملکوت ناظر جناب نواب وزیر الملک و عالیحضرت جناب ولی نعمت ظهور گرفته ،لهذا این کتاب را مسمی گردانید بفواید اصفیه و مواعظ حسینیه حق سبحانه و تعالی این کتاب و این نامها را الی یوم القیام مرجع و ماب کافه انام کناد۔ و بمنطوق لازم الوثوق مَن سَنَّ سُنَّةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔ عالم عالم اجر و ثواب بجناب حضرت شان عاید گرداناد۔ و ظهور چنین سنت نبویه و طریقه مرتضویه رامزید جاه و اعتبار و شوکت و اقتدار، شمش و قمر فلك عدالت و وقار سازاد۔

کچھ بھائیوں نے مسودات کو سپرد قلم کرنے کا مشورہ دیا اور جو کچھ میں ہفتہ بھر قید تحریر میں لاتا، اسے سب لکھتے تھے۔ جب ذمہ داری پوری ہوئی اور امید برآئی، تو اللہ کے فضل وکرم سے کچھ ہی مدت میں ایک کتاب وجود میں آئی ،نہایت شافی اور کافی ، جو کہ بہت سے اصولی وفروعی مسائل پر مشتمل تھی۔ اور ہر مسئلے پر بہت اچھے طریقے سے استدلال وتحقیق کی گئی تھی۔

اور چونکہ یہ سب خیر وبرکت ،صرف جناب نواب وزیر الممالک (آصف الدولہ) اور عالی حضرت جناب ولی نعمت (حسن رضا خان) کی ملکوتی توجہ کی وجہ سے ہوئی، لہذا اس کتاب کا نام فوائد آصفیہ و مواعظ حسینیہ رکھا۔ خداوند متعال اس کتاب اور ان ناموں کو قیام قیامت تک مرجع خلائق قرار دے۔ اور اس لائق اعتماد حدیث کے مطابق کہ:

مَن سَنَّ سُنَّةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرَ مَنْ عَمَلَ بِهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

ترجمہ: جو کوئی سنت قائم کرے تو اُسے اُس سنت اور اس پر عمل کرنے والے شخص کا ثواب قیامت تک ملتا رہے گا۔ خداوند عالم اُن دونوں حضرات کو ماجور و مثاب فرمائے۔ اور اس طرح کی سنت نبویہ اور طریقۂ مرتضوی کو مزید شوکت ،رونق واعتبار عطا کرے، نبیؐ اور ان کی آل اطہارؑ کی عزت کے طفیل میں ان لوگوں کو آسمان عدالت اور

بحرمة النبی و اله الامجاد و نظر باینکه نهال هنر هر چند برومند باشد ،ولی مسحاب مکرمت ذوی الاقتدارسر باوج عزت و اعتبارنمی رساند واعتبار اهل کمال موجب مزید دعای دوام دولت واقبال عالیحضرت خجسته فعال می گردد۔لهذا این کتاب را تحفه مجلس سامی و محفل گرامی گردانید ترقیب الطاف کریمانه اینکه نظر باشتمال حل کتاب بر کلام ملك علام و احادیث خیر الانام و جناب اهلبیت کرام مقبول طبع شریف ملازمان آستان شود۔مَدَّ اللهُ ظَلَّ ظَلالَهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٌ وَ آلِهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ۔علام و احادیث خیر الانام و جناب اهلبیت کرام مقبول طبع شریف ملازمان آستان شود۔مَدَّ اللهُ ظَلَّ ظَلالَهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٌ وَ آلِهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ۔

وقار کا شمس وقمر قرار دے۔

اور چونکہ اہل علم و فضل ،رؤسا کے زیر سایہ پروان چڑھتے ہیں اور صاحبان فضل و کمال کا اعتبار واعتماد، عالی حضرت کی دولت وحکومت کی دوام کا سبب بنتا ہے۔

اس لئے اس کتاب کو اپنی مجلس سامی ومحفل گرامی کا تحفہ قرار دیا۔اس کتاب میں اللہ کا کلام ،احادیث خیر الانامؐ اور جناب اہلبیت کرامؑ کے ارشادات کا ذکر ہوا ہے۔اور انشاء اللہ یہ کتاب، اہلبیتؑ کے غلاموں کو پسند آئے گی۔ مَدَّ اللهُ ظَلَّ ظَلالَهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٌ وَ آلِهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ۔ **(باقی آئندہ قسط میں)**

بقیہ.................. چھٹے امام حضرت صادق علیہ السلام

اور اصحاب کو ان کی بحث کے کمزور پہلو بتلا بھی دیتے تھے تا کہ آئندہ وہ ان باتوں کا خیال رکھیں۔کبھی آپ خود بھی مخالفین مذہبی اور بالخصوص دہریوں سے مناظرہ فرماتے تھے علاوہ علوم فقہ وکلام وغیرہ کے علوم غربیہ جیسے ریاضی اور کیمیا وغیرہ کی بھی بعض شاگردوں کو تعلیم دی تھی۔ چنانچہ آپ کے اصحاب میں سے جابر بن حیان طرسوسی سائنس اور ریاضی کے مشہور امام فن ہیں جنھوں نے چارسو رسالے امام جعفر صادق علیہ السلام کے افادات کو حاصل کر کے تصنیف کئے آپ کے اصحاب میں سے بہت سے بڑے فقہا تھے جنھوں نے کتابیں تصنیف کیں جن کی تعداد سیکڑوں تک پہنچتی ہے۔

وفات

ایسی مصروف زندگی رکھنے والے انسان کو جاہ سلطنت کے حاصل کرنے کی فکروں سے کیا مطلب !مگر آپ کی علمی مرجعیت اور کمالات کی شہرت ہی سلطنت وقت کے لئے ایک مستقل خطرہ محسوس ہوتی تھی جب کہ یہ معلوم تھا کہ اصلی خلافت کے حقدار یہی ہیں جب حکومت کی تمام کوششوں کے باوجود کوئی بہانہ اسے آپ کے خلاف کسی کھلے ہوئے اقدام اور خونریزی کا نہ مل سکا تو آخر خاموش حربہ زہر کا اختیار کیا گیا اور زہر آلود انگور حاکم مدینہ کے ذریعہ سے آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے جن کے کھاتے ہی زہر کا اثر جسم میں سرائت کر گیا اور ۱۵ ر شوال ۱۴۸ھ میں ۶۵ سال کی عمر میں وفات پائی آپ کے فرزند اکبر اور جانشین حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے تجہیز وتکفین کی اور نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع کے اس احاطے میں کہ جہاں اس کے پہلے امام حسنؑ امام زین العابدینؑ اور امام محمد باقرؑ دفن ہو چکے تھے آپ کو بھی دفن کیا گیا۔ ۞۞۞